

39189 - کیا سائڈ پر بال رکھنے والی حدیث " مائل ہونے اور مائل کرنے والیاں " میں شامل ہوتی

ہے ؟

سوال

کیا حدیث میں مائل ہونے اور مائل کرنے والی عورتوں سے مقصود بال جمع کر کے ایک سائڈ پر رکھنا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دو قسمیں جہنمیوں کی ایسی ہیں جو میں نے نہیں دیکھیں وہ آدمی جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے وہ اس سے لوگوں کو مارینگے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہن رکھا ہو گا، لیکن ننگی ہونگی، وہ مائل ہونے اور دوسروں کی طرف مائل ہونے والیاں، ان کے سر بختی اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہان کی طرح ہونگے، نہ تو وہ جنت میں داخل ہونگی، اور نہ ہی اس کی خوشبو ہی پائینگی "

علماء کرام نے درج ذیل فرمان نبوی:

" خود مائل ہونے والیاں، اور دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں "

میں چار توجیہات بیان کی ہیں:

پہلی:

مائلات: وہ عفت و عصمت اور استقامت سے ہٹی اور مائل ہونگی، یعنی ان کے ہاں ایسی معاصی و برائیاں ہونگی جس طرح ایک فاحشہ عورت کی ہوتی ہیں، یا پھر وہ فرائض نماز وغیرہ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتی ہونگی.

اور ممیلات: یعنی دوسروں کی شر و برائی اور فساد کی طرف مائل کرنے والیاں ہونگی، لہذا ان کے افعال اور اقوال کی بنا پر دوسرے لوگ فساد و فتنہ اور معاصی و برائی کی طرف مائل ہونگے، اور اپنے عدم ایمان یا ایمان کی کمزوری و قلت کی بنا پر فحش کام کریں گے.

دوسری:

مائلات: یعنی اپنی چال میں مائل ہونگی اور لہک لہک کر چلیں گی، اور ممیلات اپنے کندھوں کو مائل کرینگے۔

تیسری:

وہ مردوں کی جانب مائل ہونگی، اور انکے بناؤ سنگھار اور زینت وغیرہ ظاہر کرنے کی بنا پر مرد ان کی جانب مائل ہونگے۔

چوتھی:

مائلات: یعنی وہ ٹیڑھی کنگھی کرینگے، جو کہ فاحشہ عورتوں کی کنگھی ہوتی ہے۔

ممیلات: ان کے علاوہ دوسرے اس طرح کی کنگھی کر کے بال بنائینگے۔

کنگھی سے مراد یہ ہے کہ سر کے درمیان کی بجائے سر کی ایک طرف مانگ نکال کر ایک طرف زیادہ اور دوسری طرف کم بال کیے جائیں، جو کہ دور جاہلیت میں فاحشہ عورتوں کا شعار اور علامت تھی۔

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:

" مائلات ممیلات " سے مراد یہی ہے، لیکن شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح یہ ہے کہ مائلات سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اپنے اوپر واجب شرم و حیاء اور دین سے مائل ہوں اور ہٹی ہوئی ہوں، اور ممیلات یعنی دوسروں کو اس سے مائل کرنے والیاں "

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" المائلة عمومی میلان کے معنی میں ہے، لباس یا شکل و صورت، یا کلام وغیرہ میں صراط مستقیم سے ہٹی ہوئی ہوں۔

اور ممیلات: وہ عورتیں جو دوسروں کو مائل کریں، اور یہ اس طرح ہے کہ عورتوں کا ایسی اشیاء استعمال کرنا جس میں فتنہ و فساد ہو حتی کہ اللہ کے بندوں میں کچھ لوگ ان کی جانب مائل ہو جائیں "

سب بال اکٹھے کر کے ایک سائڈ پر رکھنے کے متعلق شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بالوں کی مانگ نکالنے میں سنت یہ ہے کہ پیشانی کے وسط سے سر کے اگلے حصہ سے شروع کر کے مانگ

نکالی جائے، کیونکہ بالوں کی جہت آگے، پیچھے، اور دائیں بائیں ہوتی ہے، اس لیے مشروع مانگ کا طریقہ یہی ہے کہ سر کے درمیان سے نکالی جائے، لیکن سر کے ایک طرف سائڈ میں مانگ نکالنا مشروع نہیں، بلکہ اس میں غیر مسلموں سے مشابہت ہو گی، بلکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں بھی داخل ہو گا:

" دو قسمیں جہنمیوں کی ایسی ہیں جو میں نے نہیں دیکھیں وہ آدمی جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے وہ اس سے لوگوں کو مارینگے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہن رکھا ہو گا، لیکن ننگی ہونگی، وہ مائل ہونے اور دوسروں کی طرف مائل ہونے والیاں، ان کے سر بختی اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہان کی طرح ہونگے، نہ تو وہ جنت میں داخل ہونگی، اور نہ ہی اس کی خوشبو ہی پائینگی "

کچھ علماء کرام نے اس کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ: مائلات مائلات سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اپنے بالوں ایک طرف کنگھی کرتی ہیں، اور ان کے علاوہ دوسری عورتیں بھی کنگھی کر کے ان جیسے بال ہی بناتی ہیں۔

لیکن صحیح یہ ہے کہ مائلات سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اپنے اوپر واجب و فرائض سے ہٹی ہوئی ہوں مثلاً شرم و حیاء اور دین سے ہٹی ہوں، اور مائلات یعنی دوسری عورتوں کو اس سے ہٹائیں اور مائل کریں "

اور بعض اہل علم نے سر کے ایک طرف مانگ نکالنے سے منع کیا ہے، اور اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ اس میں کفار عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے:

" سر کے ایک طرف مانگ نکالنے میں کفار کی عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے، اور کفار کے ساتھ مشابہت کرنے کی حرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے " اھ

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (17 / 126) .

اور اگر فرض کر لیا جائے کہ مثلاً کسی دور میں سر کے ایک جانب مانگ نکالنا کافرہ اور فاجرہ عورتوں کی علامت تھی، پھر یہ خصوصیت زائل ہو گئی، اور مسلمان عورتوں میں بھی پھیل گئی، وہ اس طرح کہ ایسا کرنے والی کے متعلق کافرہ یا فاجرہ ہونے کا گمان ختم ہو گیا، تو اس وقت شبہ بھی زائل ہو چکا ہے، چنانچہ یہ حرام نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ المیاسر الارجوان (یہ تکیہ کی طرح ہوتا ہے جو گھڑ سوار سواری کے وقت اپنے نیچے رکھتا ہے، اور یہ اعاجم استعمال کیا کرتے تھے) : کے متعلق کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اگر ہم یہ کہیں کہ اعاجم کے ساتھ مشابہت کی بنا پر یہ ممنوع ہے، تو یہ دینی مصلحت کے لیے ہے، لیکن یہ ان کی علامت اس وقت تھی جب وہ کفار تھے، پھر جبکہ اب یہ علامت ان کے ساتھ مخصوص نہیں رہی تو یہ معنی زائل اور

ختم ہو گیا، تو اس کی کراہت بھی ختم ہو گئی " واللہ تعالیٰ اعلم. اھ

دیکھیں: فتح الباری (1 / 307).

اور طیلسان (سبز رنگ کا لباس جو عجمی استعمال کرتے ہیں) زیب تن کرنے کو مشابہت قرار دینے والے کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں، کیونکہ یہ یہودیوں کا لباس تھا، جیسا کہ دجال والی حدیث میں بیان ہوا ہے، ابن حجر رحمہ اللہ اسکا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اس سے استدلال کرنا اس وقت صحیح ہو گا جب طیالسه یعنی برانڈی یہودیوں کا شعار ہو، اور اس دور میں یہ ختم ہو چکا ہے تو یہ چیز عمومی مباح میں داخل ہو گئی ہے " اھ

دیکھیں: فتح الباری (10 / 274).

واللہ اعلم .